حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل ومناقب

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، أَرْسَلَ رَسُولَهُ مُحَمَّدًا بِالدِّينِ الْقَوِيمِ، فَكَانَتْ بِعْثَتُهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اخْتَارَ لِنَبِيِّهِ أَصْحَابًا مُكْرَمِينَ، دَعَاهُمْ إِلَى الْهُدَى فَلَبَّوْا طَائِعِينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، إِمَامُ الْمُرْسَلِينَ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ:﴿ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا﴾[١].

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! الحمدللہ نیا ہجری اسلامی سال ہم پر سایہ فگن ہوچکا ہے، آئیے اسکے آغاز ہی میں رب ذوالجلال والاکرام سے دعاکریں کہ متحدہ عرب امارات، اسکی مدبر قیادت اور یہاں کے جملہ عوام کو نئے سال کی نعمتیں اور برکتیں نصیب ہوں، اور یہ سال پوری انسانیت خاص طور پر مسلمانوں کیلئے امن وسلامتی، نیک بختی اور ترقی کا سال ہو، اسلامی سال کی ابتداء میں مسلمانوں کے درمیان عام طور پر

---

(١) الطلاق : ٤ .

ہجرت مدینہ، مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم، اس کے اسباب وثمرات نیز ہجرت کے لئے نبیٔ کریم ﷺ کی تنظیم اور پلاننگ وغیرہ کا بیان ہوا کرتا ہے اور اس مبارک اور تاریخی سفر کی تیاری اور تکمیل میں قربانی پیش کرنے والے حضرات اور مثالی خواتین کا ذِکر خیر کیا جاتا ہے اُنہیں بہادر اور عظیم خواتین میں سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہا کی شخصیت بھی شامل ہے جنہوں نے ہجرت کے سلسلے میں انتہائی اہم اور حیرت ناک کارنامہ انجام دیا اور حکمت ومشورہ جان ومال اور قول وعمل کے ذریعے اپنا مخلصانہ کردار ادا کیا چنانچہ جب نبیٔ اکرم ﷺ کو باری تعالی کی طرف سے (مدینہ منورہ کی طرف) ہجرت کی اجازت مل گئی تو آپ ﷺ صدیق اکبر کے یہاں تشریف لے گئے وہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کی صاحبزادیاں سیدہ اسماء اور سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما بھی موجود تھیں آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا « أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الخُرُوجِ؟». کیا تمہیں معلوم ہے کہ مجھے اللہ کی طرف سے (مدینہ منورہ کی طرف) ہجرت کی اجازت مل گئی ہے؟ تو حضرت ابوبکر نے بڑے رشک بھرے انداز میں عرض کیا یار سول اللہ مجھے صحبت ورفاقت کی اجازت مرحمت فرمائیں تو آپ ﷺ نے: «الصُّحْبَةَ»[1]. فرماکر ان کو رفاقت کی اجازت مرحمت فرمادی اور اس

(١) البخاري : ٢١٣٨.

بشارت سے ان کا دل ٹھنڈا کر دیا، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ ہم دونوں بہنوں نے جلدی جلدی ان دونوں حضرات کیلئے سامان سفر تیار کیا اور زاد راہ اور کھانا ایک تھیلے میں رکھا اور چونکہ اس توشہ دان کو باندھنے کیلئے کوئی رسی نہ ملی لہذا میری بہن اسماء نے اپنے ازار بند یا پٹکے کے دو ٹکڑے کر کے توشہ دان کو باندہ دیا اسی لئے ان کا لقب ذات النِطاقین ہوگیا[1]. اس کے بعد رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے غار ثور میں تین رات کیلئے عارضی قیام فرمایا، اس وقت بھی حضرت اسماء رضی اللہ تعالی عنہا ان دونوں حضرات کیلئے کھانا پانی اور ضروری اشیاء لیکر جایا کرتیں اور حالت حمل میں ہونے کے باوجود پہاڑ پر چڑھنے کی مشقت اٹھاتیں اس طرح انہوں نے نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے والدِ محترم کے اکرام اور ان کے عظیم مشن کی تکمیل کیلئے ہر طرح کا کارنامہ انجام دیا اور رضائے الٰہی کیلیے پوری ثابت قدمی اور اخلاص کے ساتھ بڑی بے لوث قربانی پیش کی اِن دونوں حضرات کی ہجرت کے بعد سیدہ اسماء رضی اللہ تعالی عنہا مکہ مکرمہ ہی میں مقیم رہیں پھر ایک عرصے کے بعد انہوں نے بھی ہجرت کا ارادہ فرمایا اتفاق سے اس وقت بھی وہ حاملہ تھیں ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ ابن زبیر پیٹ میں تھے حمل کے آخری ایام تھے اس کے باوجود انہوں نے یہ اسلامی سفر شروع کیا اور صبر و تحمل کے ساتھ راستے

---

(١) البخاري : ٣٩٠٥ و ٥٨٠٧.

کی مشقتیں برداشت کیں مدینہ منورہ پہونچنے کے بعد بہت جلد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش ہوئی، تاریخ اسلام میں ان کی پیدائش کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہوئی کیونکہ مہاجرین کے مدینہ منورہ آنے کے بعداب تک ان میں سے کسی کے یہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی مہاجرین کے یہاں یہ پہلے بچے کی پیدائش تھی اس لئے مسلمانوں کو حضرت عبداللہ رضؓ کی ولادت باسعادت سے غیر معمولی فرحت و مسرت حا صل ہوئی، [1]. الغرض سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل ومناقب انمٹ اور لازوال ہیں اور ان کے کارناموں کی داستان اسلامی تاریخ میں ہمیشہ کیلئے محفوظ ہوگئی ہے

محترم سامعین وحاضرینِ مجلس ! سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک جلیل القدر صحابیہ اور باعمل عالمہ تھیں علم اور تفقہ میں ان کا امتیازی مقام تھا صحابۂ کرام ان کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے اور ان کا احترام کرتے دراصل ان کے والدماجد حضرت ابوبکر نے ان کی بہت پاکیزہ تربیت فرمائی تھی اور اسلامی اصولوں اور اخلاقی قدروں کو ان کے اندر پختہ فرمادیا تھا بعد میں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم وتربیت نے ان کو امتیازی شان اور خصوصی مقام عطا فرمادیا ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں ان کو نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج ادا کرنے کا بھی شرف حاصل ہوا[2]، رحمت کونین صلی اللہ علیہ وسلم ان پر بے انتہا شفقت

---

(١) متفق عليه واللفظ للبخاري.

(٢) مسلم : ١٢٣٦.

وکرم فرماتے ان کیلئے دعائیں فرماتے خیر وخوبی کیلئے ان کو نصیحتیں فرماتے [1]، اور ان کو ایک شفیق باپ جیسی شفقت وعنایت سے نوازتے [2].

حضرات وخواتینِ اسلام ! سیدہ اسماء رضی اللہ تعالٰی عنہا کی سیرت ہمارے لئے ایک اسوہ ہے اور ان کی پاکیزہ زندگی کا ہر پہلو ایک قابل تقلید نمونہ ہے چنانچہ وہ دین کے راستے میں قربانی دینے والی اور اللہ کے تمام احکام پر عمل کرنے والی خاتون تھیں وہ صلہ رحمی کا خاص اہتمام کرنے والی اور اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والی تھیں خود فرماتی ہیں نبیٔ کریم ﷺ کے زمانے میں میری والدہ مجھ سے ملنے میرے پاس آئیں جب کہ ابھی تک انہوں نے اسلام نہیں قبول کیا تھا تو میں نے نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ میری والدہ آئی ہوئی ہیں وہ مجھ سے ملنا چاہتی ہیں کیا میں ان سے ملاقات کروں اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: « نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ » [3]. ہاں اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو، اسی طرح سیدہ اسماء رضی اللہ تعالٰی عنہا کی زندگی ایک بیوی کیلئے پاکیزہ مثال ہے کہ کس طرح ایک بیوی کو اپنے شوہر کے ساتھ مالداری اور تنگدستی ہر حال میں الفت ومحبت اور عزت واحترام کا معاملہ کرنا چاہئے اسکے

---

(١) مسلم : ١٠٢٩.
(٢) الطبقات الكبرى : (١٩٨/٨).
(٣) متفق عليه .

پاکیزہ جذبات کی قدر اور اسکی مصروفیات کا لحاظ کرنا چاہئے اور زندگی کے مسائل اور گھریلو معاملات کو حل کرنے میں خوشدلی اور محبت کے ساتھ اس کا ساتھ دینا چاہئے سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت حضرت زبیر سے میرا نکاح ہوا تھا اس وقت ان کی ملکیت میں صرف ایک گھوڑا تھا اس کے علاوہ ان کے پاس کوئی مال نہیں تھا میں اس گھوڑے کو دانہ چارہ دیتی پانی بھر کر لاتی اور آٹا گھوندتی تھی[(۱)] سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک مثالی ماں اور عظیم مربیہ تھیں ،وہ اپنے بچوں کی پرورش اور تربیت پر بھرپور توجہ دیتیں ان کو اسلامی اخلاق وآداب سے آراستہ کرتیں اور ان کے خیر وبرکت کیلئے ہمیشہ فکرمند رہتیں چنانچہ جب ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ ابن زبیر پیدا ہوئے تو وہ ان کو لیکر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئیں اور ان کو آغوش رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں دیدیا، آپ نے ان کو گود میں لیکر ان پر اپنا دست مبارک پھیرا خیر وبرکت کی دعا کی اور تحنیک فرمائی یعنی کھجور چبا کر اس کو تبرکاً ان کے منہ میں ڈالا اور اپنا لعاب مبارک ان کو چٹایا، اور ان کا نام عبداللہ رکھا[(۲)].

رفیقانِ گرامی قدر! سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی عبادت گُذار شب بیدار اور عابدہ و زاہدہ تھیں وہ بکثرت نوافل ادا کرتیں ایک تابعی فرماتے ہیں کہ ان کے بوڑھاپے کے

---

(۱) مسلم : ۲۱۲۸.
(۲) مسلم : ۲۱٤٦ .

زمانے میں ایک بار ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ نماز میں منہمک ہیں اور عبادت وریاضت میں مشغول ہیں [1]. اسی طرح وہ بڑی غریب پرور اور فقراء ومساکین کی مدد کرنے والی تھیں ان کی سخاوت معروف ومشہور تھی ان کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً قَطُّ أَجْوَدَ مِنْ عَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ[2]. میں نے حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ تعالی عنہما سے زیادہ فیاض اور سخی کسی خاتون کو نہیں دیکھا الحاصل سیدہ اسماء رضی اللہ تعالی عنہا کی پاکیزہ زندگی نیکیوں اور روشن کارناموں سے لبریز ہے وہ عبادت وریاضت عفت وپاکدامنی صبر واستقامت استغناء وتوکل اور جود وسخاوت کی خوگر تھیں اور اسلامی اخلاق وآداب سے آراستہ تھیں اے کاش ہم لوگ اِس جلیل القدر صحابیہ سمیت تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی پیروی کرلیں اور ان کی مثالی زندگی کے مطابق اپنی زندگی ڈھال لیں تاکہ کامیابی ہمارے قدم چومے اور ہم رضائے الہی کی سعادت سے مالا مال ہوجائیں الہ العلمین ہم کو نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے طریقوں پر عمل کی توفیق عطا فرما علم نافع اور عمل صالح اپنی رحمت وعنایت اور اپنے فضل وکرم سے نوازدے اور ہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے *** فَاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ

(١) سير أعلام النبلاء : (٥٢٤/٣) والطبقات الكبرى : (١٩٨/٨)، وهو الركين بن الربيع.
(٢) سير أعلام النبلاء : (٥٢٣/٣).

رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ، يا رَبَّ الْعَالَمِينَ؛ عَمَلًا بِقَوْلِكَ وأنت أصدق الْقَائِلِينَ:(**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ**)[١].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ،

وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ،

فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) النساء : ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، نحمده حمد الشاكرين، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

حضراتِ سامعین ومعزز خواتین! یقیناً ہجرت نبوی، اسلامی تاریخ کا انتہائی اہم اور عظیم واقعہ ہے اس میں ہمارے لئے بے شمار معانی اور نصیحتیں پوشیدہ ہیں اس میں راہ خدا میں سب کچھ قربان کردینے کا سبق ہے نبیٔ کریم ﷺ کے اشارے پر جان ومال نچھاور کرنے کا سبق ہے دین کی راہ میں مشقت اٹھانے کا سبق ہے باہمی تعاون اور کواپریشن کا سبق ہے مردوں عورتوں اور نوجوانوں کے جذبے اور کردار سے فائدہ حاصل کرنے کا سبق ہے چونکہ فتح مکہ کے بعد امن وامان ہوگیا تھا اس لئے ایمان کی حفاظت کی غرض سے ہجرت کی ضرورت نہ رہی اور یہ سلسلہ موقوف ہوگیا آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے: «لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الفَتْحِ»[1]. لیکن ہجرت سے حاصل ہونے والی نصیحتیں اور اسباق ہمارے سامنے موجود ہیں لہذا ضروری ہیکہ ہم ان معانی میں غور وفکر کریں اور نبیٔ کریم ﷺ کی پاکیزہ سیرت اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگی کا مطالعہ

---

(١) متفق عليه .

کریں کہ انہوں نے اللہ کی رضا کیلئے اپنا سب کچھ قربان کردیا اپنے صحیح مقصد کو حاصل کرنے کیلئے کیسی کیسی قربانیاں پیش کیں اور توکل اور حوصلے سے مشکلات کی چٹانوں کو چور کردیا اور توفیق الہی کے بعد جہدِ مسلسل اور ہمت وشجاعت سے اپنا مقصد حاصل کرلیا ہم خود بھی ان قیمتی نصیحتوں پر عمل پیرا ہوں اور اپنے بچوں کو بھی ان سے آراستہ کریں آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الہ العلمین ہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے اپنے احکام اور نبی کریم ﷺ کی سنتوں سے حقیقی محبت نصیب فرمادے اور ان پر عمل آسان فرمادے قرآن کریم کو ہمارے قلوب کی بہار دلوں کا نور اور آنکھوں کا سُرور بنادے ہماری عبادت وتلاوت اذکار واستغفار اور جملہ طاعات کو قبول فرما ہم کو دونوں جہان کی کامیابی عطا فرما اور جنت الفردوس میں ٹھکانہ عطا فرمادے *** ** **

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى مَنْ أُمِرْتُمْ بِالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ، قَالَ تَعَالَى: (**إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**)[1]. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: « **مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا** »[2]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

---

(١) الأحزاب : ٥٦ .

(٢) مسلم : ٣٨٤.

وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عَامًا جَدِيدًا وَافِرًا بِالْخَيْرَاتِ، مَلِيئًا بِالْمَسَرَّاتِ، تَتَوَالَى عَلَيْنَا فِيهِ نِعَمُكَ الْكَثِيرَةُ، وَعَطَايَاكَ الْعَظِيمَةُ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْبَارِّينَ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ، الْمُحْسِنِينَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَأَرْحَامِهِمْ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخَ خليفةَ بن زايدٍ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَأَفِضْ عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْرِكَ وَرِضْوَانِكَ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ، اللَّهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا دَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهُ، وَلَا

مَرِيضًا إِلَّا شَفَيْتَهُ، وَلَا مَيْتًا إِلَّا رَحِمْتَهُ، وَلَا حَاجَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ، فَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَبِالْإِجَابَةِ جَدِيرٌ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً وَجَمَالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسَامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعَادَةَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَاجْزِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أُمَّهَاتِ الشُّهَدَاءِ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا، اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ. اللَّهُمَّ كُنْ مَعَهُمْ وَأَيِّدْهُمْ، اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ. رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.